مرتب: مولانا حافظ عرفان الحق اظہار حقانی*

عہد طالبعلمی میں مولانا سمیع الحق مدظلہ کے علمی منتخبات

قسط (۳۱)

عم محترم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم آٹھ نو سال کی نوعمری سے معمولات کی ڈائری لکھنے کے عادی تھے۔ ان ڈائریوں میں آپ اپنے ذاتی اور عظیم والد شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ کے معمولات شب و روز اور اسفار کے علاوہ اعزہ و اقارب' اہل محلہ و گردوپیش اور ملکی و بین الاقوامی سطح پر رونما ہونے والے احوال و واقعات درج فرماتے۔ آپکی اولین ڈائری ۱۹۴۹ء کی لکھی ہوئی ہے۔ جس سے آپ کا ذوق اور علمی شغف بچپن سے عیاں ہوتا ہے۔ احقر نے جب ان ڈائریوں پر سرسری نگاہ ڈالی گئی تو معلوم ہوا کہ جابجا دوران مطالعہ کوئی عجیب واقعہ' تحقیقی عبارت' علمی لطیفہ' مطلب خیز شعر' ادبی نکتہ اور تاریخی عجوبہ آپ نے دیکھا تو اسے ڈائری میں محفوظ کرلیا۔ اس پر دل میں خیال آیا کہ کیوں نہ مطالعہ کے اس نچوڑ اور سینکڑوں رسائل اور ہزار ہا صفحات کے عطر کشید کو قارئین کے سامنے پیش کیا جائے جس سے آئندہ آنے والی نسلیں اور اسیرانِ ذوقِ مطالعہ استفادہ کرسکیں۔ تاہم یہ واضح رہے کہ نہ تو یہ مستقل کوئی تالیف ہے اور نہ ہی شائع کرنے کے خیال سے اسے مرتب کیا گیا ہے۔ اسلئے ان میں اسلوب کی یکسانیت اور موضوعاتی ربط پایا جانا ضروری نہیں...... (مرتب)

۱۹۶۳ء

مولانا شیر علی شاہ کے ساتھ سفر لاہور:

۷ مئی ۱۹۶۳ء: لاہور صبح نو بجے مولانا شیر علی شاہ کی رفاقت میں پہنچا۔ حضرت لاہوری کے مزار پر فاتحہ خوانی کی۔ شیرانوالہ دفتر خدام الدین میں قیام رہا' لاہور کا یہ سفر مولانا شیر علی شاہ کے واٹر پمپ کے سلسلے میں ہوا۔

حضرت مولانا قاری طیب مدظلہ سے ملاقات:

۸ مئی: قاری محمد طیب مدظلہ کی ملاقات برمکان حاجی شفیع کاشانہء قاسمی سمن آباد میں ہوئی، رات کوان کے ساتھ ابراہیم گارڈین گلبرگ ۹ کی دعوت میں شرکت کی۔

۹ مئی: حضرت قاری صاحب نے بعد از نماز فجر مسجد طیب سمن آباد میں درس قرآن دیا جس میں شرکت کی سعادت پائی۔

دیگر اکابرین سے ملاقاتیں اور معیت:

۱۰ مئی ۱۹۶۳ء: صبح حضرت مولانا عبیداللہ انور کے ساتھ منٹو پارک اور شاہی مسجد کی سیر کی۔ چائے مولانا عزیز الحق شاہی مسجد نے پلائی۔دس بجے مولانا انور کے ساتھ حاجی شفیع کے مکان پر گئے۔حضرت قاری محمد طیب صاحب نے ان کی لڑکی کا نکاح پڑھایا اور تقریر کی۔نماز جمعہ سے قبل حضرت قاری صاحب کی تقریر شیرانوالہ گیٹ میں سنی۔شام کو خیبر میل سے واپس ہوئے۔(اس سفر میں مولانا محمد ادریس کاندھلوی' قاضی احسان احمد شجاع آبادی' مولانا خیر محمد جالندھری' مولانا خالد محمود وغیرہ سے بھی ملنے کا اتفاق ہوا۔)

الحاج عباس خان کی حرمین سے واپسی پر استقبال:

۱۶ مئی: آج راولپنڈی الحاج عباس خان کے حرمین سے واپسی پر استقبال کے لئے جانا ہوا، جہاں قاری سعید الرحمٰن سے بھی ملاقات ہوئی۔

قومی اسمبلی میں مشرقی پاکستان کے اسلامی محاذ کے علماء کرام کی دارالعلوم آمد:

۲۱ مئی: قومی اسمبلی میں مشرقی پاکستان کے اسلامی محاذ کے ارکان مولانا عباس علی خان محرک تنسیخ عائلی آرڈیننس ، مولانا اے کے یوسف اور مولانا شمس الرحمٰن صاحب دارالعلوم تشریف لائے اور معائنہ کیا پھر ہال میں طلبہ سے خطاب کیا، والد صاحب کے درس حدیث میں بھی شریک ہوئے، بندہ نے سپاسنامہ پیش کیا، ۵ بجے واپس ہوئے۔

اہل محلّہ سے ناراضگی:

۲۱ جون: ایک طالب علم محمد کلام بنوی مسجد کے غسل خانہ میں نہانے پر ملک امر الٰہی صاحب اور اس کے لڑکے گلزار کے ساتھ جھگڑا ہوا۔ملک صاحب اور اس کے بھائی اور بعض رشتہ دار عبداللہ، فضل کریم اور رحیم بخش نے طلبہ کو برا بھلا کہا ،والد ماجد کی دل شکنی بھی کی۔جس کی وجہ سے والد ماجد نے جمعہ کی شام سے اہل محلّہ کی مسجد سے مقاطعہ کیا ،یاد رہے والد ماجد مدظلہ سے بدترین حالت میں بھی صبر وتحمل کا دامن نہیں چھوٹا مگر جب ایک دینی طالب علم جو مہمان رسول کا درجہ رکھتا ہے اس کی توہین وتذلیل کی بات آئی تو برداشت نہیں ہوئی ، یہ ان کی زندگی کا پہلا واقعہ آیا واذا تعدی الحق لم یقم لغضبہ شیئی والی صورتحال کی پیروی اس میں نظر آتی ہے۔اس محلّہ کے لوگوں کی ناگفتہ بہ حالت پر حیرانگی ہوئی۔رب انی دعوت قومی لیلاً ونھاراً فلم یزدھم دعائی الا فرارا۔

۲۲/جون: تمام گاؤں والوں نے والد ماجد کے ساتھ مقاطعہ پر ہمدردی کا مظاہرہ شروع کیا اور ہر طرح کی خدمات اور قربانیاں دینے کی پیشکش کیں۔ والد ماجد نے صبر و تحمل کی تلقین کی۔

دارالعلوم کی نئی مسجد میں پہلا جمعہ احقر کی امامت:

۲۸/جون ۶۳ء: دارالعلوم کی زیر تعمیر جامع مسجد میں پہلی بار نماز جمعہ پڑھی گئی۔ خطبہ اور امامت وتقریر کی سعادت (بوجہ عدم موجودگی والد ماجد مدظلہ) اللہ تعالیٰ نے اس ناچیز کو دی۔ تقریر ذات خداوندی کے موضوع پر ہوئی۔ مسجد کا اندرونی حصہ بھرا ہوا تھا۔

شیخ الحدیث کا لنگر کسی مری کا سفر:

والد ماجد مدظلہ مری کے موضع لنگر کسی ایک دینی اجتماع میں شرکت کیلئے صبح روانہ ہوئے، نماز جمعہ انہوں نے پنڈی میں پڑھی۔

مولانا عبداللہ کاکاخیل کی مدینہ سے آمد استقبال اور کل جماعتی کانفرنس میں شرکت:

برادرم مولانا عبداللہ کاکاخیل کے استقبال کیلئے مولانا شیر علی شاہ صاحب کے ساتھ راولپنڈی بذریعہ ریل کار جانا ہوا۔ درمیانی رات میں وہاں جماعت اسلامی کے زیر اہتمام ایک کل جماعتی اجلاس میں شرکت کی۔ مولانا مودودی مولانا نیازی، چودھری محمد حسین چٹھہ، اختر الدین بنگالی، ابوالکلام یوسف، ایم این اے وغیرہ کی تقریریں سنیں۔ صبح پانچ بجے پنڈی واپس آیا۔ برادرم عبداللہ سے ملاقات ہوئی۔ اور ساتھ ہی واپس ہوا۔ موصوف مدینہ طیبہ سے ایک سال بعد واپس لوٹے۔

شیخ الحدیث کا قومی اسمبلی کے اجلاس میں بطور مہمان شرکت:

۲/جولائی: والد ماجد مری سے واپس ہوئے، انہوں نے راولپنڈی میں مفتی محمود صاحب کی رہنمائی میں قومی اسمبلی کے اجلاس میں بھی بطور رمہمان شرکت کی۔ قومی اسمبلی آراے بازار چھاؤنی علاقہ میں ایک پرانی عمارت میں تھی۔

دارالعلوم حقانیہ میں سہ ماہی امتحانات ختم ہوئے۔

مولانا عبدالحق، نافع گل کی مجلس میں حاضری:

برادرم سعید الرحمٰن کی رفاقت میں برادرم عبداللہ کاکاخیل (متعلم جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ) کی زیارت کیلئے زیارت کاکا صاحب جانا ہوا۔ رات وہاں ٹھہرے، صبح حضرت مولانا نافع گل صاحب کی مجلس سے لطف اندوز ہوئے۔

۴/جولائی: برادرم عبداللہ سخاکوٹ اور برادرم سعید الرحمٰن راولپنڈی واپس ہوئے۔

شیخ الحدیث کا دارالعلوم کی مسجد میں پہلی دفعہ جمعہ کی امامت:

۵/جولائی: والد ماجد نے پہلی دفعہ دارالعلوم حقانیہ کی زیر تعمیر مسجد میں نماز جمعہ پڑھائی۔

شیخ الحدیث کے پاس اہل محلّہ کا جرگہ کے ساتھ معافی کے لئے آنا:

۹/جولائی: بعد از نماز عصر اہل محلّہ اور بعض شرفاء اکوڑہ بشکل جرگہ والد صاحب کی خدمت میں دارالعلوم آئے اور دارالحدیث میں طلبہ واساتذہ ووالد صاحب سے ملک امر الٰہی نے اہل محلّہ کی طرف سے معافی مانگی۔ والد صاحب نے عفو کی اور مصالحت کے بعد اہل محلّہ کی مسجد سے مقاطعہ کے بعد پہلی بار مغرب کی نماز والد صاحب نے مسجد محلّہ (ککے زئی) میں پڑھائی۔

شیخ الحدیث کے ہمراہ دورہ بنوں اور خطاب:

۵/اگست: والد صاحب کے ساتھ صبح دس بجے بنوں اڈہ پہنچے' احباب اور فضلاء دارالعلوم و متعلقین سیرت کمیٹی نے استقبال کیا۔ جیپ میں گئے ۔تمام دن ٹھہرنا ہوا۔عصر کے بعد بنوں چھاؤنی وشہر کی سیر کی ،رات کو میلاد پاک میں عظیم اجتماع میں بندہ نے ضرورتِ نبوت پر تقریر کی۔ بعد میں ڈھائی گھنٹہ تک والد صاحب کی تقریر پر جلسہ کا اختتام ہوا۔

بنوں میں احقر کی مصروفیات:

۶/اگست: صبح والد صاحب واپس ہوئے اور میں احباب و متعلقین کے اصرار پر ٹھہر گیا۔صبح جاتے وقت والد صاحب نے مدرسہ معراج العلوم میں مولانا عجب نور صاحب سے مختصر ملاقات کی۔ ان کی واپسی کے بعد بذریعہ تانگہ مولانا صدیق شاہ صاحب کے ہمراہ ان کے گاؤں جانا ہوا۔ راستہ میں مقام میراخیل میں مدرسہ عربیہ میں تھوڑی دیر ٹھہرا۔ جس کے مہتمم واساتذہ دارالعلوم کے فضلاء میں سے ہیں۔رات کو مولانا صدیق شاہ کی جائے اقامتِ کوٹکہ حاجی اول دین میں ٹھہرا۔

اردگرد دیہات سے بعض حضرات ہماری ملاقات کیلئے آئے ،ان کے سامنے بھی تقریر کی۔

۷/اگست: ماسٹر جمال الدین مولانا عمر شاہ اور مولانا صدیق شاہ وغیرہ کے ساتھ ان کے جائے قیام سے غوریوالہ آنا ہوا۔غوریوالا بنوں سے ساڑھے نومیل مشرق کی جانب ہے۔ دن کو غوریوالہ میں قیام جناب ڈاکٹر محمد یعقوب صاحب و جناب ماسٹر جمال الدین کے ہاں رہا۔

ہدیۃ الشیعہ کا مطالعہ:

۱۶ ستمبر: ھدیۃ الشیعہ مصنف حجۃ الاسلام مولانا نانوتویؒ کا مطالعہ ان ایام میں جاری رہا۔

۱۹۶۴ء کی ڈائری

سفر حج میں موصولہ مکتوبات:

مولانا عبدالقدوس قاسمی فاضل دیوبند پشاور یونیورسٹی کا مکتوب

۱۳ جنوری:

عزیزی السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ خیریت اور رحلات ومشاغل کی اطلاع اس حد تک جس حد تک آپ حضرت میاں صاحب کو ان کی تفصیلات لکھ دیئے ہیں۔ مجھے بھی مل جاتی ہے، سستی اور بے ترتیبی فرائض کے انجام دینے میں اس قدر بڑھ گئی ہے کہ اگر اس وقت یہ سطور (جو بے موقع اور ناشائستگی کے ساتھ لکھی جارہی ہیں) لکھنے میں تأمل کروں تو شاید دوسرا موقع مہینوں میں میسر نہ ہو۔ اس لئے یہ سطور اس غرض سے تحریر میں لارہا ہوں کہ تذکرہ بنیں۔ اور آپ مجھے دعاؤں میں یاد فرمائیں۔ رفقاء مولانا عبدالغفور صاحب اور نمکانی صاحب کو میرا سلام پہنچادیں اور جامعہ کے روزمرہ کے نصاب میں کوئی اضافہ ہوا تو اطلاع بخشیں۔ والسلام محمد عبدالقدوس قاسمی، پشاور

ناظم مولانا سلطان محمود کا مکتوب روضہ رسول اللہؐ پر صلاۃ وسلام پیش کرنے کی درخواست:

۱۵ جنوری: مخدومی المکرم سید الموجودات ﷺ کے روضہ اطہر پر بندہ عاصی روسیاہ سلطان محمود کا صلوۃ وسلام نیازمندانہ عرض کرکے پھر شیخینؓ کی خدمت میں سلام عرض فرماویں۔ دولت ایمان نصیب ہونے کی دعا فرماویں۔ اور شفاعت نصیب ہونے کی التجا فرماویں۔ اتباع سنت بیضاء نصیب ہونے کی درخواست فرماویں۔ ملتزم کے ساتھ اس خادم کے لئے گڑگڑا کر دعائے مغفرت وعافیت اور خلف صالح نصیب ہونے کی التجا فرماویں۔ بندہ کی پریشانیوں اور مشکلات رفع ہونے کی دعا فرمادیں اور ہر پیشی پر اس خادم کو یاد رکھیں۔ آپ سے معافی کی درخواست ہے، بندہ کی کوتاہیوں سے درگزر فرمادیں۔ نیز حرمین الشریفین میں بار بار مقبول حاضری کی سعادت نصیب ہوجائے۔

مولانا شیر علی شاہ کا مکتوب زیارت حرمین نصیب ہونے کیلئے دعا و درخواست:

۱۷ جنوری: محترم سمیع الحق ومکرم قاری سعید الرحمٰن ومطاعی عبداللہ کاکاخیل۔ اید کم اللہ جمعکم ویوفقکم لمرضیاتہ۔ آپ حضرات سے گزارش ہے کہ مقامات مقدسہ، لمحات سعیدہ میں جب بھی

اپنے لئے دعا کے لئے لجاجت وانکساری کے ساتھ ہاتھ اٹھائیں۔ اس ادنیٰ ترین رفیق شیر علی شاہ کو بھی دعاؤں میں شریک فرمایا کریں۔ خداوند قدوس اس دور افتادہ کو بھی زیارت حرمین شریفین کی سعادت سے نوازے اور بندہ کی جملہ پریشانیاں ،قرضہ جات دور فرماوے اور عمل صالحہ خاتمہ بالایمان کی سعادت بخشے۔ میری والدہ محترمہ ،والد مکرم ، بھائی بہن بھی دعاؤں کے لئے گزارشات کرتے ہیں۔ ...... شیر علی شاہ ۱۵ ؍شعبان المعظم ۱۳۸۳ھ

شیخ الحدیث کی وفاق کی مجلس عاملہ،شوریٰ اور نصاب کمیٹی میں شرکت:

۱۸؍ستمبر: والد صاحب وفاق کی نصاب کمیٹی عاملہ اور شوریٰ کی میٹنگوں میں شرکت کے لئے ملتان تشریف لے گئے۔

حضرت لاہوری کی اہلیہ کی وفات پر تعزیت:

۱۹؍ستمبر: صبح والد ماجد ملتان سے واپسی پر لاہور میں اترے جہاں مولانا عبیداللہ انور اور مولانا حمیداللہ صاحب کے مکان پر ان کی والدہ صاحبہ (اہلیہ حضرت لاہوری) کی وفات پر تعزیت کی۔

۱۹۶۵ء کی ڈائری

صیام رمضان پمفلٹ کی طباعت:

یکم جنوری: پشاور میں حضرت والد ماجد کے خطبہ جمعہ صیام رمضان المبارک کی طباعت کے لئے پشاور گیا،شام کو بحمد للہ چناب سے گھر واپس ہوا۔

۲؍جنوری: آج تہنیت شادی کیلئے مولوی احمد الرحمٰن برادر قاری سعید الرحمٰن کیلئے بہبودی حضرو جانا ہوا، جہاں انکے والد ماجد شیخ الحدیث مولانا عبدالرحمٰن صاحب مدظلہ کاملپوری سے بھی ملاقات بھی ہوئی۔

o پاکستان میں صدارتی انتخابات ہوئے ،صدر ایوب کی کامیابی۔صدر نے تقریباً ۵۰ ہزار اور مس فاطمہ جناح نے تقریباً ۳۰ ہزار ووٹ حاصل کئے۔

کوائف دارالعلوم کی طباعت:

۶؍جنوری: پشاور ،کوائف دارالعلوم رپورٹ ۱۳۸۳ھ کی طباعت کیلئے جانا ہوا، جناب گل محمد (گل بناسپتی والے) سے نور محل نشتر آباد میں ملاقات ہوئی۔

شیخ الحدیث قدس سرہ کے سوانحی یادشتیں:

۷؍جنوری: والد صاحب نے فرمایا کہ مجھے ۱۹۱۹ء یاد ہے کہ میں اسے تختی پر لکھا کرتا تھا۔

☆ کابل کو ہجرت کے واقعات کے ضمن میں فرمایا کہ میرے والد صاحب نے بھی بیل گاڑی خریدی تھی اور تیاری کی تھی کہ موقع ملتے ہی ہجرت کریں، بال بچوں اور سامان کیلئے بیل گاڑی مفید سمجھتے تھے۔ ہم اس وقت بہت چھوٹے تھے، یہ خوشی ہورہی تھی کہ چلو اسباق سے چھٹی مل جائے گی۔

☆ حاجی یوسف صاحب کو فرمایا کہ میں نے آپ کے والد صاحب مولانا عبدالقادر صاحب سے سپین جماعت (سفید مسجد نزد دریائے لنڈا اکوڑہ میں) زنجانی پڑھی۔

حضرت تھانوی کے مواعظ وملفوظات سے منتشر تفسیری نکات مرتب کرنے کا آغاز:

۱۱رجنوری: بارہا یہ خیال ہوا کہ حضرت حکیم الامت تھانویؒ کے مواعظ و ملفوظات میں مختلف عنوانات سے قرآن حکیم کے اسرار و رموز وتفسیری نکات ولطائف کے جواہر منتشر ہیں اگر اسے اکھٹا کیا گیا اور سورتوں کی ترتیب سے اسے مرتب کیا جائے تو انمول ذخیرہ علوم قرآنی پر مرتب ہوگا۔ آج رات تراویح میں اس خیال نے شدت پکڑی اور یہ فیصلہ کیا کہ بے بضاعتی' نالائقی کے باوجود حتی الوسع اس کام کو شروع کیا جائے۔ السعی منی والاتمام من اللہ کاش اللہ تعالیٰ اس عمل کی تکمیل کی توفیق اور اسے قبولیت سے نوازے۔ اس بات کی اطلاع پر حکیم الامت کے خلفاء حضرت مولانا مفتی محمد شفیع مدظلہ مولانا ظفر احمد عثمانی جیسے اکابر نے خوشی ظاہر کی اور دعائیہ خطوط بھیجے،ان منتخبات کا ایک کافی حصہ فائلوں میں پڑا ہے، تکمیل کا موقع نہ مل سکا

نوٹ: یہ کام پھر ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان کے زیرنگرانی مختلف علماء نے انجام دیا،تاہم نیت و ارادہ آپ کا بھی تھا۔ اللہ اس کام کو بھی صدقہ جاریہ بنادے۔

۱۲رجنوری: حضرت تھانوی کے وعظ الودۃ الرحمانیہ جو اتفاق سے آج کل زیر مطالعہ ہے، سے تفسیری نوٹ جمع کرنے کا کام شروع کیا الرحمن علی العرش استویٰ سے ابتداء ہوئی۔

شیخ الحدیث کی مصروفیات:

۳۰رجنوری ۱۹۶۵ء: وائی ایم میقاتی صاحب جی ایم پیپر بورڈ امان گڑھ کی والدہ کے جنازہ میں شرکت کے لئے جانا ہوا، والد صاحب نے جنازہ پڑھایا اور تعزیتی تقریر کی اس موقع پر علاقہ کے لوگ اور انڈسٹریز کے حکام اور افسر موجود تھے۔

والد صاحب مردان بسلسلہ تقریب ختم قرآن گئے۔

۳۱رجنوری ۱۹۶۵ء: اضاخیل بالا جانا ہوا، مولانا رحیم اللہ باچا صاحب کے مکان پر تقریب ختم قرآن

مجید میں شرکت کی اور خطاب فرمایا۔

۳ر فروری ۱۹۶۵ء: یوم العید ہے، والد صاحب نے عید گاہ میں اتحاد و اتفاق کے موضوع پر تقریر فرمائی

احقر کا اعزا و اقارب کے ہاں تبریک عید کے لئے جانا:

عبید (ماموں زاد) اشفاق الرحمٰن کے ساتھ جہانگیرہ برائے تبریک عید جانا ہوا اور واپسی کی۔

۴ر فروری: پشاور شام کو جانا ہوا اعزہ و اقارب کو تبریک دی و ملاقاتیں ہوئیں، واپسی بمعہ حاجی الطاف وغیرہ ہوئی

حضرت غور غشتوی اور والد ماجد کا لنڈی کوتل میں مدرسہ صدیقیہ کا سنگ بنیاد رکھنا:

۲۱ر فروری: صبح والد صاحب اور مولانا غور غشتوی کے ہمراہ کاروں میں لنڈی کوتل گیا۔ لواڑگی میں حاجی گلاب خان کے مکان پر قدرے آرام کیا پھر رش خیل میں مدرسہ صدیقیہ کی افتتاحی تقریب میں شرکت کی، بزرگوں نے مدرسہ کا سنگ بنیاد رکھا۔

واپسی میں والد صاحب کے ساتھ طورخم جا کر افغان سرحد اور لنڈی کوتل کی سیر کی، راستہ میں حاجی جمٹ صاحب کے بیٹے گل شیر صاحب کے مکان پر چائے پیئں اور نماز عصر ادا کی۔ بعد از عصر واپسی میں پشاور ٹھہرا اور والد صاحب شام کو گھر پہنچے۔

۲۲ فروری: پشاور سے بذریعہ چناب اہلیہ اور دختر نفیسہ کے ساتھ واپسی ہوئی۔

<u>الحق کے لئے قابل اقتباس مضامین :</u>

۱۔ حکیم الامت کا ماثر علیہ از سلمان ندوی

۲۔ پیام رساں امت از مولانا اشرف

۳۔ حقیقت عبادت متفرقات از مولانا تھانویؒ

۴۔ رسائل الارشاد

۵۔ الجمعیۃ شیخ الاسلام نمبر

۶۔ القاسم دیوبند جو کہ مولانا عبدالحلیم زروبی مدرس دارالعلوم کے پاس ہے

والدہ صاحبہ کے پدری حصہ کے اراضی میں درختوں کا بونا

۲ر مارچ: بندہ نے تورڈھیر جہانگیرہ کی زمین (ملکیت والدہ) میں پودے لگائے۔ ۱۷ درخت

اور بقیہ سفیدے کے درخت کل ۳۱۴ واللہ انبتکم من الارض نباتا

والد صاحب کا ترمذی سے درس افتتاح اور فضیلت علم پر خطاب:

دارالعلوم کے نئے تعلیمی سال کا آغاز:

۳ مارچ: ۲۱ر شوال دارالحدیث میں ختم کلام پاک وشروع ترمذی شریف سے دارالعلوم کے سال نو کا آغاز ہوا۔ ☆ والد صاحب نے فضیلت علم اور علماء وطلباء کی ذمہ داریوں پر طویل تقریر کی جو کئی افراد نے نوٹ کرلی۔

سال رواں میں بندہ کے مفوضہ زیر درس کتب:

۴ر مارچ: ۲۲ شوال اسباق کا باقاعدہ آغاز۔ بندہ کے ذمہ ہدایۃ النحو، کنز آخر، نورالانوار، ہدایۃ حصہ اول حماسہ ہیں۔

دارالعلوم میں جی ایم پیپر ملز کی والدہ کے لئے فاتحہ خوانی اور ایصال ثواب:

۵ر مارچ: دارالعلوم میں میقاتی کی والدہ کے لئے ایصال ثواب اور فاتحہ خوانی کی گئی

بیگم بریگیڈیئر اشرف خان (صغرا سلطانہ) کی ہرزہ سرائیاں:

۳۱ مارچ: بریگیڈیئر اشرف خان کی اہلیہ صغرا سلطانہ جو انگریزی ادب میں ایم اے ہے۔ وہ نماز کو اردو میں رائج کرانا چاہتی ہے اور صرف اردو میں قرآن مجید کی ہزاروں جلدیں مفت شائع کرائی ہیں۔ اس نے ایک انجمن اپنے مقاصد کیلئے ''امور باہمی سوشل ویلفیئر سوسائٹی'' کی بنیاد رکھی ہے۔ وہ مسجدوں میں عورتوں اور مردوں کے مخلوط اجتماع کو مذہبی تعلیمات کے منافی نہیں سمجھتی اور دلیل میں کہتی ہے کہ جب خانہ کعبہ میں ایسا ہوتا ہے تو دوسری مسجد میں کیوں نہیں' وہ کہتی ہے کہ شرعاً برقعہ کا استعمال غیر ضروری ہے اس لئے کہ قرآن مجید نے عورتوں کو چہرہ ڈھانپنے کی تاکید نہیں کی اور یہی وجہ ہے کہ حج میں عورت احرام میں چہرہ نہیں ڈھانپتی (جنگ راولپنڈی ۳۰ جون ۱۹۶۵ء)

۱۳ر اپریل ۱۹۶۵ء بمطابق ۱۰ ذی الحجہ ۱۳۸۴ھ: آج عیدالاضحیٰ کا دن تھا۔ والد صاحب کی عیدگاہ میں تقریر نوٹ کرلی گئی ہے۔

عید کے موقع پر مولانا عبدالرحمٰن کاملپوری' مولانا عبدالحنان ہزاروی اور قاری محمد امین صاحب راولپنڈی سے ملاقاتیں۔

۱۴ر اپریل: الطاف وغیرہ کی آمد، پھر ان کے ہمراہ مولانا بہبودی عبدالرحمٰن کامل پوری مدظلہ سے

ملاقات کے لئے جانا ہوا۔

۱۵ اپریل : بہبودی سے پنڈی گیا، رات وہاں قیام رہا۔ قاری امین صاحب اور مولانا عبدالحنان وغیرہ سے ملاقاتیں ہوئیں۔

۱۶/اپریل: واپسی از راولپنڈی۔ الحاج اعظم خان کی مسجد میں خطبہ جمعہ دیا اور نماز پڑھائی۔

۱۷/اپریل: جناب غنی گل مرحوم (شیخ الحدیث کے بھانجے) کے خسر کے جنازہ کیلئے تھانو ڈھیری (صوابی) گیا اس موقع پر تعزیتی تقریر کی شام کو واپسی پر کچھ دیر کیلئے ماموں کے ہاں ٹھہرا اور پھر گھر واپسی ہوئی۔

۲۲/اپریل: پشاور گیا، نوشہرہ میں ڈاکٹر فخر النساء مہر ایم بی بی ایس سے اہلیہ (امینہ بی بیؒ والدہ حامد الحق و راشد الحق) اور بہن کا معائنہ کرایا۔ وہاں سے منی بس سے پشاور گیا' ڈی سی آفس اور کمشنر آفس سے دارالعلوم کا بل پاس کروایا انوشہرہ میں ڈی ایس پی سے معلومات کرائیں۔

۲۴/اپریل: نوشہرہ ہسپتال میں ڈاکٹر فخر النساء نے اہلیہ کا معمولی آپریشن کیا۔ ۴ بجے شام تک مریضوں نے آرام کیا اور ۶ بجے شام کو گھر لوٹے۔

۲۹/اپریل: صبح نوشہرہ قاضی انوار الدین صاحب کے ہمراہ میاں جمال شاہ سے ملاقات کیلئے گیا۔ بعد از عصر تور ڈھیر زمینوں کے دیکھنے کے لئے گیا۔

اکوڑہ میں گندم کی کٹائی:

۱۳/مئی: مدرسہ تعلیم القرآن جلوزئی کے معائنہ کیلئے گیا۔ رات کو وہاں ضرورت تعلیم (کے موضوع) پر تقریر بھی کی۔

الحق ڈیکلریشن کے سلسلہ میں دفاتر کے چکر:

۱۴/مئی: جلوزئی سے پشاور جانا ہوا۔ ماہنامہ الحق کے ڈیکلریشن کے سلسلہ میں بعض دفاتر جانا ہوا۔ شام کو چناب ایکسپریس سے واپس ہوا جمعہ کی نماز مولانا مفتی عبدالقیوم پوپلزئی کے پیچھے مسجد قاسم علی خان میں پڑھی۔

۱۵/مئی: صوبائی اسمبلی کے انتخابات ہوئے:

مدرسہ تعلیم القرآن کے نئے تعمیر میں تعلیم کا آغاز وافتتاح:

۱۷/مئی: مدرسہ تعلیم القرآن سکول کا جدید عمارت واقع مشرقی جانب دارالعلوم میں تعلیمی درس و تدریس کا آغاز، ختم کلام پاک اور والد صاحب کے دعائیہ کلمات سے افتتاح کیا گیا۔

۱۹/مئی: گورنر مشرقی پاکستان کی اطلاع کے مطابق سیلاب سے وہاں بارہ ہزار سے زیادہ افراد کی ہلاکت۔

☆ کشمیری سرحدوں پر پاک و ہند افواج کی جھڑپوں میں شدت۔